Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر
ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۳/۷۸ | پیر ۲۵/ ربیع الاول ۱۴۱۴ھ ۱۳ تبوک ۷۲ ۱۳ھش ۱۳ ستمبر ۱۹۹۳ء نمبر ۲۰۳

گھر کو سکینت کا مرکز بنائیں

معاشرے کو اچھا بنانے کے لئے ضروری ہے کہ گھر سکینت کا مرکز ہوں۔ جہاں اپنا گھر سکینت کا مرکز نہ رہے۔ کسی اور کا گھر بن جائے اور باہر کی دنیا بن جائے۔ گلیاں بن جائیں۔ کلب بن جائیں دوستوں کی مجلسیں بن جائیں وہاں معاشرے کا سارا نظام بگڑ جاتا ہے اور رفتہ رفتہ گھر ٹوٹنے لگتے ہیں۔ آگے اولاد پر بہت برا اثر پڑتا ہے بچے بد اخلاق ہونے لگتے ہیں۔ اگلی نسلوں کی حفاظت کا انتظام نہیں رہتا۔ اس لیے سکینت کا مرکز گھر ہی رہنا چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

مجرم وہ ہے جو اپنی زندگی میں خدا تعالیٰ سے اپنا تعلق کاٹ لیوے۔ اس کو تو حکم تھا کہ وہ خدا تعالیٰ کے لئے ہو جاتا اور صادقوں کے ساتھ ہو جاتا، مگر وہ ہوا و ہوس کا بندہ بن کر رہا اور شریروں اور دشمنان خدا و رسول سے موافقت کرتا رہا۔ گویا اس نے اپنے طرز عمل سے دکھا دیا کہ خدا تعالیٰ سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ یہ ایک عادۃ اللہ ہے کہ انسان جدھر قدم اٹھاتا ہے۔ اس کی مخالف جانب سے وہ دور ہوتا جاتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الگ ہو کر ہوا و ہوس نفسانی کا بندہ ہوتا ہے، تو خدا اس سے دور ہوتا جاتا ہے اور جوں جوں ادھر تعلقات بڑھتے ہیں ادھر کم ہوتے ہیں۔ یہ مشہور بات ہے کہ دل را بدل رہیست۔ پس اگر خدا تعالیٰ سے عملی طور پر بیزاری ظاہر کرتا ہے، تو سمجھ لے کہ خدا تعالیٰ بھی اس سے بیزار ہے اور اگر خدا تعالیٰ سے محبت کرتا ہے۔ اور پانی کی طرح اس کی طرف جھکتا ہے، تو سمجھ لے کہ وہ مہربان ہے۔ محبت کرنے والے سے زیادہ اللہ تعالیٰ اس سے محبت کرتا ہے۔ وہ وہ خدا ہے کہ اپنے محبوں پر برکات نازل کرتا ہے اور ان کو محسوس کرا دیتا ہے کہ خدا ان کے ساتھ ہے۔ یہاں تک کہ ان کے کلام میں، ان کے لبوں میں برکت رکھ دیتا ہے اور لوگ ان کے کپڑوں اور ان کی ہر بات سے برکت پاتے ہیں۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ ۹۰-۹۱)

درخواست دعا

○ مکرم غلام مصطفیٰ تبسم صاحب کارکن الفضل پیٹ درد اور پائلز کی شدید تکلیف سے علیل ہیں۔ احباب کرام سے ان کی صحت یابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

نمایاں کامیابی

○ مکرمہ نصیرہ رملہ صاحبہ بنت مکرم عبد اللہ خان ڈاہری صاحب نواب شاہ سندھ نے سندھ یونیورسٹی کے ایم بی بی ایس کے فائنل پروفیشنل میں لڑکے لڑکیوں میں دوم اور لڑکیوں میں اول پوزیشن حاصل کی ہے۔ اس کے علاوہ دو مضامین میں ڈسٹنکشن پانے کا اعزاز بھی حاصل کیا ہے۔ اس سے پہلے بھی عزیزہ موصوفہ سیکنڈ پروفیشنل میں سندھ یونیورسٹی میں اول اور تھرڈ پروفیشنل میں یونیورسٹی میں دوم آئی تھیں۔ عزیزہ موصوفہ مکرم کرنل ایاز محمود خان صاحب ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ کی بھانجی ہیں۔

ایک ضروری درخواست

○ "روس میں انقلابات" کا پہلا ایڈیشن ختم ہو گیا ہے اب دوسرے اور اچھے ایڈیشن کی تیاری ہے دوسرے ایڈیشن کو بہتر بنانے کے لئے احباب اپنے مشوروں سے نوازیں نیز مفید حوالے اور فوٹوز کے متعلق بھی اطلاع دیں۔ یہ چیزیں ستمبر کے آخر تک پہنچ جائیں تو مفید ثابت ہوں گی۔

سیکرٹری حدیقۃ المبشرین ربوہ

درخواست دعا

گذارش ہے کہ بجائے یہ تحریر کرنے کے کہ فلاں کی والدہ یا بیوی یا بہن یا کوئی اور رشتہ دار بیمار ہے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ بیمار کا نام بھی درج کیا جائے۔

(ادارہ)

دعا کرنے والے کا عمل قبولیت دعا میں مددگار ہوتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ)

بسا اوقات دعا کرنے والے کا عمل انسان کی دعاؤں کا مددگار بنتا ہے۔ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ فلاں مستجاب الدعوات ہے۔ نیک ہے۔ اس سے دعا کی درخواست کرو۔ اس درخواست میں یہی مفہوم پیش نظر آتا ہے ورنہ دعا تو ہر ایک انسان کرتا ہے اور بعض دفعہ بدوں کی دعا بھی سنی جاتی ہے اس سے کوئی انکار نہیں لیکن جس کا عمل مستقل طور پر دعا کی مدد کر رہا ہے وہ اس کو طاقت بہم پہنچا رہا ہے اس کی دعا واقعۃً عرش تک پہنچ رہی ہوتی ہے بعض دفعہ جس کے لئے دعا کی جاتی ہے اس کا عمل بھی ضروری ہوتا ہے اگر وہ ان نیکیوں سے بے پرواہ ہے جن نیکیوں کے لئے اس کی خاطر دعا کی جاتی ہے تو اس کے حق میں قبول نہیں کی جاتی۔ اس مسئلہ کو نہ سمجھنے کے نتیجہ میں بعض لوگوں

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ- پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۳ / تبوک ۱۳۷۲ ہش ۱۳ / ستمبر ۱۹۹۳ء

مشعل راہ

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے۔ فرماتے ہیں :-

۱۔ جو لذت مجھے خلوت میں آتی ہے اس سے بجز خدا تعالیٰ کے کون واقف ہے۔

۲۔ ہم اپنے مکانوں کو اپنے اور اپنے دوستوں میں مشترک جانتے ہیں اور بڑی آرزو ہے کہ مل کر چند روز گذارہ کریں۔

۳۔ میرے نزدیک بچوں کو یوں مارنا شرک میں داخل ہے گویا بد مزاج مارنے والا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصہ دار بنانا چاہتا ہے۔

۴۔ جس قدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوز دل سے دعا کرنے کو ایک حزب ٹھہرالیں اس لئے کہ والدین کی دعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔

۵۔ میں تو جب تک اذن الٰہی کے آثار نہ پالوں قبولیت کی کم امید کرتا ہوں اور اس کی قضاء و قدر پر اس سے زیادہ خوشی کے ساتھ جو قبولیت دعا میں ہوتی ہے راضی ہو جاتا ہوں۔

۶۔ اپنے تو در کنار میں تو یہ کہتا ہوں کہ غیروں اور ہندوؤں کے ساتھ بھی اعلیٰ اخلاق کا نمونہ دکھاؤ۔

۷۔ یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ گناہ افراط یا تفریط سے پیدا ہوتا ہے۔

۸۔ استغفار اور توبہ دو چیزیں ہیں۔ ایک وجہ سے استغفار کو توبہ پر تقدم ہے کیونکہ استغفار مدد اور قوت ہے جو خدا سے حاصل ہوتی ہے اور توبہ اپنے قدموں پر کھڑا ہونا ہے۔

۹۔ دنیوی شغلوں کو اس حد تک اختیار کرو کہ وہ دین کی راہ میں تمہارے لئے مدد کا سامان پیدا کر سکیں اور مقصود بالذات اس میں دین ہی ہو۔

۱۰۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو ذبح کرنے میں خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل میں دریغ نہ کیا اس میں مخفی طور پر یہی اشارہ تھا کہ انسان ہمہ تن خدا کا ہو جائے اور خدا کے حکم کے سامنے اس کی اپنی جان، اپنی اولاد، اپنے قرباء و اعزا کا خون بھی خفیف نظر آئے۔

مجھ کو بھی اتفاق ہے اس سے
آپ جو چاہتے ہیں ہو جائے
لیکن آپ اس سے بے خبر تو نہیں
مجھ پہ مجبوریوں کے ہیں سائے

ابو الاقبال

کیا کرے حال دل بیاں کوئی
نہ رہا زیب داستاں کوئی

پھر ہے قلب و نظر میں یکسوئی
کاش آجائے ناگہاں کوئی

آنکھ شبنم کی دیکھتی ہے کسے
چاندنی میں ہؤا جواں کوئی

شہر سے دور، دن کا پھول کھلا
دشت میں بھی ہے گلستاں کوئی

دل بھی ہمرازِ آرزو نکلا
اب نہیں، اپنا رازداں کوئی

چھوڑ دکھ سکھ کی منزلوں کا طواف
دل میاں! ڈھونڈ آستاں کوئی

دُور اپنوں سے ہو رہے ہیں لوگ
دیکھئے کب ملے، کہاں کوئی

غالب احمد

پانچ ہزار واقفین عارضی کی ضرورت

سیدنا حضرت مرزا ناصر احمد صاحب فرماتے ہیں۔

"پھر موصیان کے ذمہ ایک یہ کام بھی کیا گیا تھا کہ جماعت احمدیہ کی عام تربیت کے معیار بلند کرنے کے لئے ان کی کوششوں سے کم از کم پانچ ہزار واقفین عارضی ہمیں ملنے چاہئیں"

(الفضل ۴/ فروری ۱۹۷۳ء)

افراد جماعت کی خدمت میں گزارش ہے کہ وہ کثرت کے ساتھ اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کر کے اس روحانی تحریک کی برکتوں سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد وقف عارضی ربوہ)

نظام جماعت دراصل اللہ تعالیٰ کے ہاتھوں کی نمائندگی کرتا ہے وہ ایدی جن سے خدا نے تخلیق کی ہے جن معنوں میں بھی وہ ہاتھ کہلاتے ہیں ان معنوں میں جو نظام جماعت ہے وہ ان ہاتھوں کی طاقت اور صناعی کی نمائندگی کرتا ہے اور انہی ہاتھوں سے (امام) بنایا جاتا ہے جو براہ راست اللہ کے ہاتھوں سے بنتا ہے اور آگے پھر جو نظام جاری ہوتا ہے وہ خدا کے ہاتھوں کی نمائندگی میں جاری ہوتا ہے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلطان احمد پیر کوٹی

حضرت مولانا چودھری محمد شریف صاحب

میرے پیارے دلی محب اور مشفق بزرگ حضرت مولانا چوہدری محمد شریف صاحب ۲۹ جولائی ۱۹۹۳ء کو اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہو گئے (ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور اسی کے ہاں آخر لوٹنے والے ہیں) حضرت مولانا سلسلہ احمدیہ کے جید عالم' عربی اور اردو میں متعدد کتب کے مصنف' مستجاب الدعوات بزرگ اور کامیاب داعی الی اللہ تھے۔ ربع صدی کے قریب گھر اور وطن سے دور ممالک غیر میں خدمات دینیہ بجالاتے رہے۔ مرکز میں قیام کے دوران آپ مختلف عہدوں پر فائز رہے۔ سیکرٹری مجلس نصرت جہاں رہے۔ قائمقام مینیجنگ ڈائریکٹر الشرکتہ الاسلامیہ اور روزنامہ الفضل کے مینیجر کے طور پر بھی کام کیا۔ بعد میں آپ کا تقرر بطور پروفیسر جامعہ احمدیہ ہوا۔ اور وفات تک آپ اسی حیثیت میں اپنے فرائض ادا کرتے رہے۔

قادیان میں آپ کا آبائی گھر میرے گھر کے قریب تھا۔ مدرسہ احمدیہ اور بیت الذکر کو جاتے ہوئے عام طور پر آپ کے مکان کے پاس سے ہی گزرتے۔ لیکن میرے قادیان جانے کے جلد بعد آپ میدان عمل میں تشریف لے گئے اس لئے قادیان میں آپ سے تعارف حاصل نہ ہو سکا جب آپ مرکز میں واپس تشریف لائے تو رخصتوں کے ایام میں قریباً روزانہ اپنے چھوٹے بھائی محترم چوہدری محمد صدیق صاحب انچارج خلافت لائبریری کے پاس تشریف لاتے ہمارا دفتر شعبہ زود نویسی بھی احاطہ خلافت لائبریری میں ہی واقع تھا۔ اس لئے مجھے بھی آپ کی صحبت میں بیٹھنے کا موقع ملتا تھا۔ یہیں سے اس عاجز سے تعلق محبت شروع ہوا۔ پھر یہ تعلق اتنا بڑھا کہ آپ نے میرے لئے ہفتہ میں ایک دن وقف فرمایا۔ ایک ہفتہ یہ عاجز آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا اور ایک ہفتہ آپ میرے غریب خانہ پر تشریف لاتے۔ اسی طرح ہفتہ میں ایک روز آپ کی صحبت سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا۔ اور مرض کے شدت اختیار کر جانے تک یہ سلسلہ جاری رہا۔ کم از کم میرے علم میں ایسی کوئی مثال نہیں ملتی کہ کسی شخص نے محض الحب فی اللہ کے تعلق کو اس استقلال سے نباہا ہو۔ جب بھی میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا آپ دروازہ پر تشریف لا کر مفتحۃ لھم الابواب کہتے ہوئے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہتے اگر میں چند منٹ لیٹ ہو جاتا تو آپ کو برآمدہ میں کھڑے اپنا منتظر پاتا۔ ۱۹۹۱ء میں قادیان تشریف لے گئے تو وہاں بھی آپ کی خواہش کے مطابق اکٹھے بیٹھ کر تینوں دن جلسہ کی کارروائی سنی سوائے ایک اجلاس کے محترم حکیم محمد اسلم صاحب فاروقی بھی ہمارے ساتھ رہے۔ آخری اجلاس میں آپ کی طبیعت خراب ہو گئی محترم حکیم صاحب نے فرمایا آپ اپنی قیام گاہ پر جلد تشریف لے جائیں تو آپ وہیں بیٹھ کر ساری کارروائی سننے کے لئے مصر ہوئے جلسہ کے اختتام پر یہ عاجز اور محترم حکیم صاحب آپ کو قیام گاہ پر چھوڑ آئے۔ احمدیہ محلہ کی گلیوں میں بھی ہم اکٹھے پھرے۔ ایک دن مزار حضرت بانی سلسلہ احمدیہ ؑ کی چاردیواری کے پاس ملاقات ہوئی تو خاکسار نے درخواست کی کہ میری پھوپھی صاحبہ کے مزار پر میرے ساتھ جا کر دعا کریں تو فوراً تیار ہو گئے اور میری پھوپھی صاحبہ کے مزار پر جا کر دعا کی۔

ربوہ میں قیام کے دوران آپ کو کئی سال تک منتخب زعیم اعلیٰ انصار اللہ کی حیثیت سے کام کرنے کا موقع ملا۔ آپ ہفتہ میں ایک بار کسی محلہ کی مجلس میں تشریف لے جاتے۔ اور مغرب کے بعد انصار کو تربیتی اور تنظیمی امور کی طرف توجہ دلاتے اور قیمتی نصائح فرماتے۔ جب ربوہ میں قیادت خدام الاحمدیہ کا قیام عمل میں آیا تو خاکسار کو بھی اسی قسم کا کام کرنے کا موقع ملا۔ پہلے حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ (جو اس وقت قائد خدام ربوہ تھے) بطور نائب کام کرنے کا موقع ملا۔ پھر بطور منتخب قائد خدام الاحمدیہ کام کا موقع ملا۔ مجھے بھی اپنے فرائض کے سلسلہ میں محلوں کا دورہ کرنا پڑتا۔ میرا کام بھی محترم چوہدری صاحب کے کام کی طرح تھا۔ مگر میں نے دیکھا کہ جس طرح آپ نے زعیم اعلیٰ کی حیثیت سے اپنے کام کو نباہا۔ وہ آپ کا ہی حصہ تھا۔ اراکین مجلس انصار اللہ کے دلوں میں آپ کا بیحد احترام تھا۔ وہ آپ کی ہدایات اور نصائح پر پوری طرح عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے اور میرے علم کے مطابق آپ کو یاددہانی کرانے کی بہت کم ضرورت پڑتی ان دنوں آپ کے پاس کوئی باقاعدہ نائب نہیں تھا اور نہ مجلس عاملہ تھی۔ آپ اکیلے ہی سارا کام کرتے آپ ان دوروں میں اس عاجز کو بھی اپنے ساتھ لے جاتے اور آپ کی وجہ سے اس عاجز کو بھی اس زمانہ میں ربوہ میں موجود تمام بیوت الذکر میں عبادت کرنے کا موقع ملا۔ آپ کو اپنے گھر سے ربوہ کی ہر بیت الذکر کا فاصلہ معلوم تھا چنانچہ آپ گھر سے روانہ ہوتے وقت یہ فرماتے ہمیں بیت الذکر تک پہنچنے میں اتنے منٹ لگیں گے

آپ کو لمبا عرصہ بیرون ملک خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق ملی آپ کے ذریعہ سینکڑوں لوگوں کو ہدایت نصیب ہوئی۔ گیمبیا (مغربی افریقہ) میں متعدد جماعتیں آپ کے ذریعہ قائم ہوئیں مدرسہ اور ہسپتال قائم ہوئے آپ کو گیمبیا میں قیام کے دوران یہ فخر حاصل ہوا۔ کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی مشہور خدائی خبر "بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے" آپ کے ذریعہ پوری ہوئی اور ملک کے سربراہ محترم سنگھاٹے نے آپ کے ذریعہ احمدیت قبول کی۔ آپ بلاشک کامیاب داعی الی اللہ تھے مگر چالیس سال کے دوران اس عاجز نے آپ کے منہ سے کوئی ایسا فقرہ نہیں سنا جس سے اپنے کام پر فخر کا اظہار ہوتا ہو۔ بہت ہی منکسرالمزاج تھے۔ کسی کام کے سلسلہ میں اپنی ذات کا ذکر نہ فرماتے۔ ہاں بعض مخلصین کا ذکر ضرور فرماتے۔

مولانا نہایت صابر و شاکر اور متوکل انسان تھے۔ تنگ گزارے میں ساری زندگی بسر کی۔ کثیرالعیال بھی تھے لیکن کبھی آپ کی زبان پر کوئی لفظ شکوہ کا نہ آیا جو ملا کھایا۔ جو ملا نہیں۔ ہمیشہ اللہ کا شکر ادا کیا۔ بلاد عربیہ سے جب واپس آئے تو گھر میں عام ضرورت کا فرنیچر بھی نہ تھا۔ ایک پرانی سی تپائی تھی۔ جس پر آپ عربی رسائل اور اخبارات کے دو تین اوراق بچھا لیتے اور اسی پر کھانا رکھ کر کھا لیتے ان دنوں دو تین دفعہ مجھے بھی آپ کے ساتھ کھانے میں شریک ہونے کا موقعہ ملا۔ مجھے آپ کے چہرہ پر مسکراہٹ ہی نظر آئی۔ گیمبیا تشریف لے گئے تو گھر والوں کو اسی حالت میں چھوڑ کر گئے گیمبیا سے واپس آنے کے بعد میں ملاقات کے لئے گیا تو کچھ فرنیچر مجھے نظر آیا میں نے کمرہ میں ادھر ادھر دیکھ ہی رہا تھا کہ فرمایا میری غیر حاضری میں بڑے بھائی (ٹھیکدار غلام رسول صاحب) گھر تشریف لائے بچوں کو گرمی میں فرش پر کپڑا بچھا کر پڑھتے ہوئے دیکھا تو انہوں نے میز اور کرسیاں بنوا دیں اور چھت کا پنکھا بھی لگوا دیا اس بات کا ذکر آپ نے کئی بار مجھ سے کیا اور خوشی کا اظہار بھی۔

ہمیشہ سادہ زندگی بسر کی اور ہر کام میں سادگی کو ہی پسند فرمایا اگر کسی نے آپ کا تھوڑا بہت کام کیا تو آپ نے اسے ہمیشہ یاد رکھا اور جب بھی وہ ملا اس کا شکریہ ادا کیا ایک مددگار کارکن کبھی کبھار آپ کے گھر کا کام کر دیتے تھے۔ فوت ہونے کے بعد ان کی بیوی کی خیریت کا پتہ لینے ان کے گھر جاتے اور ہر مہینہ ایک معین رقم بطور امداد دیتے کئی بار آپ مجھے بھی ان کے گھر ساتھ لے گئے۔

تعزیت اور تیمارداری آپ کے بہترین اوصاف تھے۔ اگر کسی دوست سے ادنیٰ سا تعلق بھی ہوتا تو کسی کی وفات پر تعزیت کے لئے ان کے گھر ضرور تشریف لے جاتے۔ بیمار ہونے کی صورت میں تیمارداری کے لئے جاتے کئی مواقع پر اس عاجز کو بھی ساتھ لے گئے اس طرح میرے لئے حصول ثواب کے مواقع بہم پہنچاتے۔

مہمان نوازی بھی آپ کا ایک خاص خلق تھا۔ جب بھی کوئی ملاقاتی گھر آتا اسے خاطر تواضع کئے بغیر نہ جانے دیتے موسم کے مطابق گرم یا ٹھنڈا مشروب ضرور پیش کرتے۔ اگر کھانے کا وقت قریب ہوتا تو بغیر کھانا کھائے جانے کی اجازت نہ دیتے آپ کے اہل خانہ بھی آپ کے اس وصف میں شریک تھے۔ وہ بھی اس بات کا خاص خیال رکھتے۔ کہ گھر آیا مہمان بغیر کھانا کھائے واپس نہ جائے۔ ایک دن میں چائے وغیرہ پی کر واپس آ گیا اتفاق سے کھانے کا وقت قریب تھا اہل خانہ نے محترم چوہدری صاحب کو مجھے واپس لانے کے لئے بھیجا۔ اتفاق سے میں نہ مل سکا اور آپ واپس آ گئے ایک دفعہ محترم مہاشہ فضل حسین صاحب سے بھی ایسا ہی واقعہ پیش آیا اہل خانہ کے کہنے پر آپ ان کے پیچھے گئے اور ریلوے لائن کے پار سے واپس لے آئے۔

جیسا کہ پہلے لکھا گیا ہے آپ مستجاب الدعوات تھے ہمیں جب بھی کوئی مشکل پیش آتی تو آپ کی خدمت میں دعا کے لئے حاضر ہوتے آپ کے دعا کا وعدہ کر لینے پر ہمیں اطمینان ہو جاتا۔ اب ہماری مشکل دور ہو جائیگی مجھے تو کئی بار فرمایا آپ اور آپ کے بچے تو دعا کے وقت میری نظر کے سامنے رہتے ہیں خاص طور پر میری بیٹی عزیزہ فرحت کے متعلق فرمایا کرتے وہ تو مجھے دعا میں ہمیشہ یاد رہتی ہے آپ اللہ تعالیٰ کے ان محبوب بندوں میں تھے۔ جن کی صحبت میں بیٹھ کر روح جلا پاتی تھی۔ ایمان تازہ ہوتا اور دلوں کے زنگ دور ہوتے تھے۔ علمی معلومات میں اضافہ ہوتا تھا۔ جب بھی آپ کی صحبت میں بیٹھتے روحانی ترقی حاصل ہوتی ایمان تازہ ہوا اور دوبارہ صحبت میں بیٹھنے کی خواہش لیکر واپس آئے۔

آپ نے بیماری کا عرصہ بڑے صبر سے گزارا۔ جب بھی بیماری کا ذکر ہوا آپ مسکرا پڑے آخری بار جب میں آپ سے ملاقات کے لئے گیا۔ چارپائی پر لیٹے تھے اور کمزوری کی وجہ سے بات نہیں کر سکتے تھے۔ آنکھیں بند تھیں میں نے سلام کہا تو آنکھیں کھولیں مصافحہ کے لئے ہاتھ لمبا کیا اور مسکرا پڑے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ان پر بیماری کا کوئی اثر نہیں وہ اپنے خدا سے ملاقی ہونے کے لئے بیقرار ہیں۔ اور اس بیماری کو اللہ سے ملاقات کے لئے ایک ذریعہ سمجھتے ہیں' جولائی کے شروع میں یہ عاجز اور برادرم حکیم محمد اسلم فاروقی صاحب ملاقات

کے لئے حاضر ہوئے اس دن آپ اٹھ کر بیٹھ گئے اور ہمارے ساتھ چائے میں شریک ہوئے اور مسکرا کر کوئی بات کی اور ۹ تاریخ کا ذکر کیا۔ ہم نے سمجھا کہ شاید خدا نے صحت کی بشارت دی ہے۔ رستہ میں بھی ہم یہی باتیں کرتے رہے دو تین دن بعد آپ کے ایک عزیز نے بیماری کی شدت سے محترم حکیم صاحب کو آگاہ کیا تو انہوں نے اسے فرمایا شاید ۹ جولائی کو اپنی وفات کی طرف ہی آپ نے اشارہ کیا ہے لیکن یہ تاریخ بخیریت گزر گئی اور ہمیں اس بات کا احساس نہ ہوا کہ ۹ تاریخ سے مراد اسلامی مہینہ کی تاریخ بھی ہو سکتی ہے آخر وہی ہوا جو آپ نے فرمایا تھا آپ ۹ صفر کو بروز جمعہ وفات پا گئے۔ گویا آپ کو اپنی وفات کا علم دیا گیا تھا آپ اپنے مولیٰ حقیقی کی ملاقات کے لئے بیقرار تھے۔ اور جوں جوں وہ تاریخ قریب آتی گئی آپ کی خوشی میں اضافہ ہوتا گیا اور آپ بیماری کی تکلیف کو بھول گئے اور آپ کے ہونٹوں پر خوشی کی وجہ سے ہمیشہ مسکراہٹ کھیلتی رہی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کا انجام بخیر کیا ساری عمر خدمت دین میں گزری اور آخری وقت بھی خدمت دین کے دوران ہی آیا پیارے آقا نے آپ کو بہشتی مقبرہ کے قطعہ خاص میں دفن کرنے کی منظوری عطا فرمائی اس سے زیادہ اور کیا خوش قسمتی ہو سکتی ہے آپ ہمیشہ فرمایا کرتے تھے مامات من خلف جو شخص اپنے پیچھے نیک اور خادم دین اولاد چھوڑ جائے وہ درحقیقت مرتا نہیں وہ زندہ ہوتا ہے آپ نے اپنے پیچھے نیک اور فرماں بردار اولاد چھوڑی اس لئے آپ بھی زندہ ہی ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو آپ کے لئے ہمیشہ دعائیں کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے وہ آپ کے نیک نمونہ کو اختیار کریں اور آپ کے بہترین جانشین ثابت ہوں۔ میں نے اکثر آپ کی اولاد کو آپ کے سامنے نہایت مودبانہ انداز میں کھڑے پایا۔ آپ کے گھر میں عام گھروں کی طرح کبھی لڑنے جھگڑنے یا اونچی آواز میں بات کرنے کی آواز نہیں سنی آپ کے ساتھ تعلق کی وجہ سے میرے ساتھ بھی ہمیشہ بچوں نے نہایت مودبانہ انداز اختیار کیا آپ کے دونوں بڑے بیٹے اعلیٰ اور ممتاز عہدوں پر فائز ہیں مگر جب بھی ملے نہایت مودبانہ اور منکسرانہ انداز میں ملے اللہ تعالیٰ انہیں احسن جزا عطا فرمائے اور مزید دینی اور دنیوی کامیابیوں سے سرفراز کرے اور ترقیات عطا کرے۔

ہر انسان نے ایک نہ ایک دن موت کا سامنا کرنا ہے سب نے اس دنیا کو چھوڑ کر اللہ کے حضور حاضر ہونا ہے مگر آپ کی وفات کی وجہ سے جماعت میں' خاندان میں اور آپ کے محبوں کے لئے جو خلاء پیدا ہوا ہے وہ بظاہر مشکل پورا ہو سکے گا۔ اب کون ہمیں اپنی محبت کے لئے لمبا وقت دیا کرے گا۔ کس کے پاس بیٹھ کر ہماری روحیں جلاء پائیں گی' ایمان تازہ ہو گا' دلوں میں ایک نیا جذبہ اور ولولہ پیدا ہو گا۔ کس کے معصوم چہرے اور اس پر مسکراہٹوں کو کھیلتے دیکھ کر آنکھیں سرور حاصل کریں گی۔ کسے ہم اپنی مشکلات کے وقت دعا کے لئے کہا کریں گے۔ لیکن بہرحال ہم نے راضی برضا رہنا ہے اسی میں ہی برکت ہے۔

اے اللہ مرنے والا تیرا ایک محبوب بندہ تھا وہ ساری عمر تجھ سے محبت کرتا رہا اور تیری محبت کا خواہاں رہا۔ اس نے تیری رضا کے لئے ساری زندگی خدمت دین میں گزاری اور ہر وقت تیری ملاقات کے لئے بیقرار تھا۔ اے اللہ تو بھی اس پر نظر کرم کر۔ اپنے فضل سے اسے اپنے اور اپنے پیاروں کے قرب میں بلند مقام عطا فرما۔ اور اسی کی روحانی ترقیات میں ہر لحظہ اضافہ کرتا رہ اس کے بچوں پر اپنے افضال اور رحمتوں کی بارش نازل فرماتا رہ ان کے غموں کو دور کر۔ ان کی ضرورتوں کو خود پورا فرما ان کا خود حافظ و ناصر اور کفیل ہو۔

محترم ملک محمد عبد اللہ صاحب تحریر فرماتے ہیں :-

خاکسار کے نہایت پیارے دوست جو بھائیوں کی طرح عزیز تھے ہم جماعت اور ہم عصر بھی تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں اپنے قرب میں بلا لیا اللہ انہیں اپنی جوار رحمت میں خاص مقام عطا کرے۔ ان کی یاد میں چند سطور تحریر کر کے ارسال خدمت ہیں اگر مناسب سمجھیں تو شائع کر دیں۔

ہم نے اکٹھے ہی جامعہ سے شاہد کلاس پاس کی۔ اور پھر ۱۹۳۵ء میں جنوری کی ایک ہی تاریخ میں نظارت میں تقرری ہوئی۔

حضرت مولوی صاحب تھوڑے ہی عرصہ کے بعد خدمت احمدیت کے لئے بلاد عربیہ تشریف لے گے جہاں انہوں نے سالہا سال تک یہ خدمت نہایت کامیاب اور کامرانہ سے انجام دی۔

خاکسار کو بھی ۳۷ء میں مشرق افریقہ کے لئے منتخب کیا گیا تھا اور پاسپورٹ بھی بنا لیا گیا تھا مگر بعد میں حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ساتھ تصنیف کے کام میں لگانے کی وجہ سے یہ بیرونی سفر ملتوی ہو گیا اگر جذبہ سچا ہو تو پھر جہاں بھی انسان رہے اس کے لئے بہتر ہوتا ہے حضرت میاں صاحب کی رفاقت ایک غیر معمولی نعمت ثابت ہوئی اور صرف حضرت میاں صاحب کی رفاقت ہی نہیں بلکہ یہ رفاقت بہت سی جلیل القدر ہستیوں کے ساتھ بھی میسر آئی۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب۔ حضرت مولانا شیر علی صاحب۔ اور حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (اللہ تعالیٰ سب کے درجات بلند کرے) جس عاجز اور حقیر انسان کو ان جیسے پاکباز لوگوں کی صحبت میسر آجائے اسے اور کیا چاہئے ہاں یاد آیا صاحبزادہ مظفر احمد صاحب کی شادی کے دوران (۱۹۴۰ء میں) حضرت اماں جان کی ایک خاص دعا کا بھی یہ عاجز مورد ہے۔ دعا کی درخواست ہے۔

محترم حضرت مولانا محمد شریف صاحب فاضل میرے ہم جماعت۔ بہت ہی گہرے دوست اور ہم عمر بھی تھے۔ نہایت با اخلاق ہنس مکھ۔ اور عالم باعمل انسان تھے۔ ربوہ میں ہم دونوں کے مکان بھی قریب ہی ہیں اور آتے جاتے اکثر ملاقات ہوتی رہتی تھی۔ کبھی ایک دوسرے کے مکان پر جا کر بھی خیر خیریت دریافت کر لیتے۔ طبیعت میں حد درجہ سادگی اور انکساری تھی۔ وہ خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کے ایک جید عالم۔ اور بہت سی صفات حسنہ کے مالک تھے۔ جامعہ احمدیہ سے فراغت کے تھوڑے عرصہ بعد ہی بیرونی ممالک میں بطور مربی تشریف لے گئے۔ اور ایک لمبے عرصہ تک جماعتی تربیت کا کام بڑے احسن طریق پر سرانجام دیتے رہے لیکن ان سب اعزازات کے باوجود ان کی سادگی اور درویشانہ صفت میں کوئی فرق نہیں آیا۔

۱۹۳۴ء میں جامعہ احمدیہ سے فارغ ہونے کے بعد کئی تربیتی سفر اکٹھے کئے۔ بہت ہی خوش مزاج۔ اپنے ساتھی کے ساتھ پورا پورا تعاون کرنے والے انسان تھے۔ کلام الٰہی کی تلاوت بہت خوش الحانی سے کرتے۔ کہ سامعین آپ کی تلاوت سن کر مسحور ہو جاتے۔

ان کے ساتھ اس زمانہ کا ایک یادگاری سفر ریاست چمبہ کا سفر ہے۔ یہ چھوٹی سی ایک خوبصورت ریاست بھارت میں ڈلہوزی سے قریباً بائیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس زمانہ میں اس پہاڑی ریاست تک پہنچنے کے لئے کوئی سڑک نہ تھی۔ ذریعہ سفر زیادہ تر پیدل ہی تھا۔ البتہ جن لوگوں کے پاس سامان ہوتا ان کے لئے خچر کا انتظام ہوتا تھا۔ ہمارے پاس چونکہ کوئی سامان نہ تھا۔ اس لئے مولانا اور میں نے یہ سفر پیدل ہی طے کیا صبح فجر کی نماز کے بعد ہی ڈلہوزی سے روانہ ہوئے اور شام کو چمبہ کی خوبصورت وادی میں پہنچ گئے۔ سفر کے دوران جگہ جگہ آپ کو بھنے ہوئے بھٹے کھانے کے لئے مل جائیں گے۔ جو بہت لذیذ ہوتے ہیں اور پینے کے لئے قدرتی چشموں کا ٹھنڈا اور میٹھا پانی۔

چمبہ میں ہمارے میزبان چند غیر از جماعت نوجوان تھے۔ جنہوں نے ایک تقریب پر ہمیں مدعو کیا تھا۔ انہوں نے ہماری رہائش کا انتظام سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں کیا ہوا تھا۔ جو نہایت اعلیٰ قسم کا اور آرام دہ تھا۔ ہم وہاں پر چار دن رہے جو ایک یادگار تھے۔ حضرت مولانا صاحب کی تلاوت کے تو وہ بہت مداح ہوئے جس کی کئی بار فرمائش کی گئی اس سفر کا خاص واقعہ یہ ہے جیسا کہ آپ نے الفضل مورخہ ۹۳-۸-۲۳- میں ذکر کیا ہے۔ کہ قلم کے گم ہونے کا یہ طریق بھی ہے کہ قلم کو گریبان کی پٹی سے لگایا جائے تو وہ راستہ میں کہیں گر جاتا ہے بس اس سفر میں ہمارے ساتھ بھی یہی حادثہ ہوا میں نے ایک قیمتی پارکر قلم کوٹ کی بیرونی جیب سے اڑسا ہوا تھا۔ پہاڑی سفر میں گرمی جو محسوس ہوئی تو کوٹ اتار کر کندھے پر ڈال لیا۔ اس طرح کندھے پر ڈالتے پین جیب سے نکل کر پہاڑ کی کھڈ میں جا گرا۔ اب وہ ہمارے سامنے کھڈ میں نیچے لڑھک رہا ہے اور میں اور حضرت مولانا صاحب اسے دیکھ رہے ہیں مولانا کی طبیعت میں مزاح بھی بہت تھا مسکراتے ہوئے فرمایا ملک صاحب آپ حکم دیں تو میں اس کھڈ میں نیچے اتر کر پین پکڑ لاؤں اس پین کے واقعہ سے یہ سفر اور بھی یادگار بن گیا۔

بیماری کے آخری ایام میں جب آپ اسلام آباد سے ربوہ اپنے مکان میں آئے تو ایک دن میں اور میرے بیٹے عزیز ڈاکٹر مقبول احمد آپ کی عیادت کے لئے گئے خود ہی اٹھ کر دروازہ کھولا۔ کمزوری بہت زیادہ تھی۔ ایسی حالت میں ہم وہاں زیادہ دیر ٹھہرنا نہیں چاہتے تھے چند منٹ کے بعد ہم نے اجازت مانگی تو فرمایا کہ بھائی چائے بن رہی ہے اس کے بغیر اجازت کیسی۔

بس بہت ہی خوبیوں کے مالک تھے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے۔

آپ کا خط ملا

(تعزیت)

مکرم محمود احمد صاحب چیمہ - رئیس المربیین انڈونیشیا تحریر فرماتے ہیں

اخبار الفضل مورخہ یکم اگست ۱۹۹۳ء میں حضرت مولانا چوہدری محمد شریف صاحب فاضل کی وفات کی خبر پڑھ کر بہت افسوس ہوا۔

جس تاریخ کو ان کی ربوہ میں وفات ہوئی ہے اس کے قریب قریب خاکسار نے خواب میں دیکھا کہ مکرم چوہدری صاحب کا جنازہ تدفین کے لئے لے جایا جا رہا ہے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (اللہ تعالیٰ آپ پر رحمت فرماتا رہے) ساتھ ساتھ جا رہے ہیں۔

بہرحال چوہدری صاحب موصوف بہت ہی باخدا انسان' کامل مجاہد اور مربیوں اور مخلوق خدا سے بہت محبت کرنے والے وجود تھے۔

خدا تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور ان کے تمام اقرباء اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور ان کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہم کو ان کی نیک خوبیوں کا وارث بنائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مرزا محمد اقبال

ای سی او میں پاکستان کا کردار

دی اکنامک کواپریشن آرگنائزیشن جو اختصاراً ایکو (eco) کہلاتی ہے انگریزی زبان میں ان الفاظ سے موسوم ہے۔ the economic cooperation organisation جس کے معنی ہیں باہمی تعاون کی اقتصادی تنظیم۔ اس تنظیم کی جب ۱۹۸۵ء میں داغ بیل پڑی تو ممبروں کی تعداد تین تھی جو ۱۹۹۲ء میں بڑھ کر دس ہو گئی۔ پہلے اس کا دائرہ کار تین خود مختار مسلمان ریاستوں۔ ایران۔ ترکی۔ اور پاکستان تک محدود تھا۔ اب یہ جنوب۔ جنوب مغربی۔ وسطی اور سنٹرل ایشیاء کے وسیع علاقہ تک پھیل گئی ہے۔ ۱۹۸۵ء کے بعد اس تنظیم میں مزید سات مسلم ریاستیں بطور ممبر شامل ہوئی ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ (۱) تاجکستان (۲) کرگستان (۳) قزاقستان (۴) آذربائیجان (۵) آرمینیا (۶) ازبکستان (۷) ترکمانستان۔

درج ذیل سطور میں اس تنظیم کی کارکردگی اور منعقدہ کانفرنسوں میں کئے گئے فیصلوں کے متعلق تفصیل سے تحریر کیا جاتا ہے۔

یاد رہے کہ فروری ۱۹۹۲ء میں ایران کے دارالخلافہ تہران میں منعقدہ کانفرنس میں آزاد نو مسلم ریاستیں قزاقستان اور کرگستان نے بطور مبصر اس میں شرکت کی۔ اور آذربائیجان نے جو وسطی ایشیاء کی نو آزاد ریاست ہے آرمینیا کے ساتھ سرحدی تنازع کی بناء پر اس کانفرنس میں نگورنو کاراباخ کے گھرے ہوئے علاقہ کے سلسلہ میں ہمسایہ ریاستوں کی حمایت حاصل کرنے کے لئے شرکت کی۔ افغانستان اس تہران کانفرنس میں اپنی حکومت کے قانونی استحقاق کے سوال کی بناء پر شرکت نہ کر سکا۔ اس کانفرنس کے تین ماہ بعد ترکمانستان کے صدر ترکمین نے اشک آباد میں ایک کانفرنس منعقد کی۔ جس میں قزاقستان۔ کرگستان۔ ازبکستان پاکستان ایران اور ترکی شامل ہوئے اس موقع پر قزاقستان کے صدر جناب نور سلطان زار بایوف نے اشک آباد اعلامیہ میں دستخط کئے اور یوں یہ ملک اس تنظیم کا باقاعدہ ممبر بن گیا یہ کانفرنس ہر لحاظ سے بہت اہم تھی کیونکہ اس میں اس حقیقت کو بے نقاب کیا گیا کہ سنٹرل ایشیاء کی ریاستوں کو پاکستان اور ایران نے علاقائی گروہ بندی میں دھکیلا تھا۔ دیگر امور پر غور کرنے کے علاوہ اس کانفرنس کے اعلامیہ میں تہران کانفرنس کے فیصلہ جات کی تصدیق کی گئی۔

اس تنظیم کا لائحہ عمل بالکل غیر سیاسی ہے مقصد ممبر ممالک میں قریبی تعلقات کو مزید استوار کرنے کا احساس پیدا کرنا ہے یعنی تجارت ٹرانسپورٹ مواصلات سائنس ٹیکنالوجی ثقافت اور تعلیم کے شعبوں میں ایک دوسرے کے ساتھ تعاون کرنا اس کی اہم غرض وغایت ہے انہی امور کو عملی شکل دینے کا اس تنظیم کے لیڈروں نے اشارہ دیا ہے یاد رہے کہ یہ تنظیم کوئی منجی اور صرف خوشخبری دینے والی تحریک نہیں ہے۔

ای سی او کے صدر ترکیمن اور سیکرٹری شمشاد احمد نے صاف طور پر اس بات سے انکار کیا ہے کہ ایکو مسلم بلاک میں واقع ممالک کی دشمن تنظیم ہے یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس تنظیم کی بنیاد جغرافیائی اور اقتصادی حقائق پر مبنی امور پر رکھی گئی تھی نہ کہ کسی اور طریقہ کار پر۔ یہی وجہ ہے کہ اس تنظیم کے نظریات اور تجربات نے بڑے وسیع علاقہ میں مقبولیت حاصل کی ہے اور دیگر علاقائی تنظیموں سے مفید مراسم قائم کئے ہیں۔ اس بات کا اعتراف استنبول (ترکی) کانفرنس میں کیا گیا۔ اس تنظیم کے ممبر ممالک کا سلسلہ بحیرہ عرب سے بحیرہ کیسپین۔ بحر اسود اور بحر روم تک ہمسائیگی کے رنگ میں چلا گیا ہے علاوہ ازیں اس علاقہ کے لوگوں میں تاریخی اور ثقافتی روابط بھی قائم ہیں۔ یاد رہے کہ یہ تنظیم ان ریاستوں پر مشتمل ہے جن کی سیاسی زندگی اور اقتصادی ماحول اگرچہ مختلف ہے مگر یہ بات نظریاتی دباؤ۔ لادینی اور بنیاد پرستی پر مشتمل نہیں ہو سکتی۔ جغرافیائی قرب کی بناء پر ان ملکوں کی مجموعی آبادی اندازاً ۲۶۲ء۳۱ ملین بنتی ہے لہذا ضروری ہے کہ ان ممالک کی حکومتیں بھی اچھے ہمسایوں کی طرح رہیں پاکستان نے تہران کانفرنس میں اس تنظیم کی آواز کو اٹھایا اور اس علاقے میں سڑکیں تعمیر کرنے ریل اور ٹرانسپورٹ کے نظام کو جدید دور کے تقاضوں کے مطابق بنانے پر زور دیا۔

ان ملکوں کا نقشہ دیکھنے سے اس بات کا علم ہوتا ہے کہ یہ ملک جغرافیائی قرب کے باوجود سڑک اور ریل کا رابطہ نہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے سے الگ دکھائی دیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بین المملکتی تجارت اور دو طرفہ تعلقات میں کمی آ رہی ہے حالانکہ ان ریاستوں میں تجارت اور منڈیوں کے حصول میں بڑی گنجائش ہے۔ ستم ظریفی تو یہ ہے کہ پاکستان وسطی ایشیاء کی ریاستوں کے لئے قدرتی طور پر دہانے پر واقع ہونے کے باوجود اس کا ان ممالک کے ساتھ بہت ہی کم رابطہ رہا ہے۔ اس کمی کی وجہ جدید سہولتوں کا فقدان ہے۔ ہاں اگر یہ ممالک چاہتے تو سڑکوں اور ریلوں کا جال بچھا سکتے تھے۔ مگر ایسا نہیں ہو سکا۔

کوے کی اڑان (کم فاصلہ) کے فاصلے پر وسطی ایشیاء اور پاکستان میں واقع شہروں اور بندرگاہوں کے درمیان جو فاصلہ ہے موازنہ کے طور پر درج کیا جاتا ہے۔

از	تا	نام ملک	فاصلہ
اسلام آباد	تاشقند	(ازبکستان)	۸۰۰ کلومیٹر
اسلام آباد	دوشنبے	(تاجکستان)	۶۴۰
اسلام آباد	الماتا	(قزاقستان)	۱۰۴۰
اسلام آباد	بشکیک	(کرگستان)	۹۶۰

دوشنبے تاجکستان کے دارالخلافہ کا فاصلہ کراچی سے ۲۷۲۰ کلومیٹر اباداں (ایران) سے ۳۲۰۰ اور بندر عباس تا کراچی کا فاصلہ ۳۴۴۰ کلومیٹر بذریعہ سڑک ہے۔

روس کی بندرگاہیں اوڈیسا (بحر اسود) اور ولاڈی واسٹک (بحر الکاہل) میں جو واقع ہیں کا دوشنبے (تاجکستان) سے فاصلہ بالترتیب ۳۴۰۰ اور ۹۴۰۰ کلومیٹر ہے۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ یہی شہر دوشنبے چمن سے تا کراچی کے فاصلے کی نسبت زیادہ نزدیک ہے تاہم تاشقند اور چمن کے درمیان اتنا ہی فاصلہ ہے جتنا لاہور اور کراچی کا جو ۱۲۹۲ کلومیٹر ہے اس لئے کراچی۔ پورٹ قاسم۔ گوادر۔ پسنی اور جیوانی کی بندرگاہیں وسطی ایشیاء کے ممالک سے زیادہ قریب ہیں۔

تہران کانفرنس میں اسلام آباد تہران۔ کابل۔ استنبول۔ تاشقند اور دیگر ممبر ممالک کے شہروں کے مابین ریل کا روابط قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ تاکہ تجارتی سامان پاکستانی بندرگاہوں تک پہنچایا جا سکے۔ اس منصوبے پر اخراجات کا اندازہ ۳ء۵ بلین ڈالر لگایا گیا۔

اشک آباد کانفرنس کے اعلامیہ میں یہ تجویز کیا گیا کہ ایران اور ترکی ابتدائی مراحل کے لئے مالی سہولتیں بہم پہنچائیں گے ۱۶ اور ۱۷ جولائی ۹۳ء کو استنبول (ترکی) منعقدہ کانفرنس میں ان روابط کو دنیا کے دیگر ممالک تک مزید پھیلانے کا بھی تجویز کیا گیا مندرجہ ذیل منصوبے ایجنڈے میں سر فہرست تھے۔ کانفرنس نے اس امر پر بھی زور دیا کہ آزاد تجارت کو پرائیویٹ مہم کے طور پر مرکزی کردار ادا کرنا چاہئے اس ضمن میں مشترکہ روابط قائم کرنے کا فیصلہ کیا گیا ان مراسم میں آزاد تجارت کے لئے منڈیاں۔ صنعتی علاقے۔ کئی قسم کی جدید سہولت والی ٹرانسپورٹ۔ مشترکہ جہاز رانی اور ہوائی سروسز کا قیام شامل ہے۔ یہ بات یاد رہے کہ اگر پاکستان کے تعلقات سابق سوویٹ یونین اور افغانستان کے ساتھ نارمل ہوتے تو ماضی میں ان علاقوں میں ایک بہت ہی قابل قدر سڑکوں اور ریلوں کا جال بچھ چکا ہوتا اور وسطی ایشیاء کی ریاستوں کے ساتھ آزادانہ عمدہ تجارت قائم ہو چکی ہوتی۔ اس ضمن میں یہ بات کہنا درست نہیں کہ ایسا ان کے درمیان ایک مضبوط پردہ ہونے کی وجہ سے نہ ہو سکا۔؟ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان کے تعلقات دنیا کے دیگر علاقوں کے ساتھ بھی کم ہی رہے ہیں کیا ہندوستان کے تجارتی اور لین دین کے روابط مسلم ریاستوں کے ساتھ نارمل نہیں تھے۔؟ اس سلسلہ میں ہم ہندوستان سے ۴۴ سال پیچھے ہیں اور ہم اس فاصلہ کو ایک ہی چھلانگ میں عبور کرنا چاہتے ہیں یاد رہے کہ کچھ نہ ہونے کی نسبت کچھ تاخیر اور دیر ہی مناسب تھی۔

پاکستان نے سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد ان مسلم ریاستوں میں اپنے آپ کو پیش کرنے کے لئے ایک موقع حاصل کیا ہے لہذا نومبر دسمبر ۱۹۹۱ء میں سردار آصف احمد علی کی سربراہی میں ایک وفد ان ممالک میں بھیجا گیا جس میں تاجر صنعتکار ماہرین اقتصادیات اور ٹیکنیشنز روانہ کئے گئے تاکہ اس علاقے کی ضروریات کا جائزہ لیا جائے اس وفد نے تیس معاہدوں پر دستخط کئے جن میں مختلف قسم کے کاموں کے ٹھیکے۔ باہمی تجارت کو سمجھنے کے متعلق یادداشتیں فائیو سٹار ہوٹلوں کی تعمیر اور مواصلاتی نظام میں متحرک ٹیلی فون کا نظام وغیرہ معاہدات شامل ہیں۔

عملی طور پر پاکستانی وفد نے خوراک دوائیں اقتصادیات انشورنس اور انتظامی معاملات کے ماہرین مہیا کرنے کی پیش کش کی۔ اس کے بدلے میں پاکستان ربڑ کا سامان مشینوں کے پرزے ایلمونیم۔ گیس۔ بجلی سونا۔ تیل اور پھل درآمد کرے گا۔ علاوہ ازیں پنجاب یونیورسٹی نے انتظامی معاملات کے سلسلہ میں ایک ادارہ وہاں کسی ایک یونیورسٹی میں قائم کرنے کا معاہدہ کیا اس ضمن میں لاہور مینجمنٹ یونیورسٹی نے وسطی ایشیاء کے طلباء کے لئے دس (۱۰) تعلیمی وظائف کی بھی پیشکش کی۔ یاد رہے کہ یہ ریاستیں کرنسی کے معاملہ میں سخت مالی دباؤ کا شکار ہیں لہذا پاکستان نے تیس ملین ڈالر کا قرض دینے کی بھی آفر کی۔ تہران کانفرنس کے موقع پر ایران نے محصولات میں ۱۰ فی صدی کمی کی منظوری دی اور بغیر سود کی شراکت پر ۴۰۰ ملین ڈالر کا ایک ترقیاتی بینک قائم کرنے کا فیصلہ کیا۔ پاکستان نے ازبکستان کے ساتھ انجینئرنگ کا سامان فضائی رابطہ کا قیام۔ نیشنل بینک کی شاخیں باہمی تبادلہ کی بنیاد پر قائم کرنے کے معاہدات پر دستخط کئے۔ ایک معاہدہ کے تحت تاجکستان پاکستان کو 'm' 'w' ایک ہزار ایم ڈبلیو ہائیڈرو الیکٹرک بجلی تیس سال کے

باقی ص ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

٦ ستمبر ١٩٩٣ء کے موقع پر

مسلح افواج کے سربراہان کے پیغامات

جنرل عبدالوحید
چیف آف آرمی سٹاف
کا پیغام

قوموں کی زندگی میں بعض واقعات بے مثل اہمیت اختیار کر جاتے ہیں وہ قوم کے استقلال، اتحاد اور اللہ تعالیٰ پر کامل ایمان کی علامت بن جاتے ہیں۔ اسی طرح کا ایک سنگ میل 6/ ستمبر 1965ء کی صبح کو وجود میں آیا۔ دشمن اپنی عسکری قوت کے نشے میں بدمست ہماری بہادر افواج کے ناقابل تسخیر جذبوں کے بالمقابل آیا۔ یہ بھول کر کہ عددی برتری ایک متحد قوم کے عزم صمیم اور ان کے ایثار کے سامنے کوئی حیثیت نہیں رکھتی۔ اس نے ہماری مقدس سرزمین پر حملہ کر دیا۔ تاہم عوام کی دلیری، عزم صمیم اور پرجوش تائید سے ہماری مسلح افواج کی کوششیں زبردست کامیابی سے ہمکنار ہوئیں اور دشمن کو باعث ذلت شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دوران قوم کو اپنی زبردست توانائیوں کا ادراک ہوا۔ کئی بہادروں نے اپنی جانیں قربان کر کے اپنے کارنامے امر کر لئے اور خود تاریخ کے اوراق میں زندہ جاوید ہوگئے۔

اپنے شہداء کو خراج تحسین اور غازیوں کو سلام پیش کرتے ہوئے میں اس بات پر زور دینا چاہوں گا کہ دشمن کے خواب چکنا چور کرنے کا کارنامہ قوم کی اجتماعی کوششوں ہی کی وجہ سے ممکن ہوسکا۔ اتحاد، یقین اور نظم و ضبط کے بارے میں ہمارے قائد کی تعلیمات کی بہترین تفسیر 6/ ستمبر 1965ء ہی کو سامنے آئی۔ آیئے امید رکھیں اور دعا کریں کہ بابائے قوم کی توقعات پر پورا اتریں گے۔

آج ہماری سالمیت کو روائتی خطرہ جوں کا توں موجود ہے۔ مقبوضہ کشمیر میں عوام کی بے مثل جدوجہد آزادی، اسے بے رحمی سے کچلنے کے ظالمانہ اقدامات اور دنیا سے سرد جنگ کے خاتمے نے ہمیں نئے مسائل سے دوچار کر دیا ہے۔ معیشت کی حالت کا دباؤ اس پر مستزاد ہے۔ لیکن اس پیچیدہ صورتحال کے باوجود ہم اپنے موثر دفاع کی صلاحیت کو مضبوط تر بنانے میں بدستور مصروف عمل ہیں۔ پیشہ ورانہ میدان میں جدید ٹیکنالوجی کے قدم بقدم ہم اپنی تربیت کا معیار مسلسل بہتر بنا رہے ہیں اور اپنی ملکی دفاعی پیداوار کو تیزی سے ترقی دے رہے ہیں۔ اللہ کے فضل و کرم سے ہمیں وہ قوت حاصل ہے جو مستقبل کی کسی بھی جارحیت کا منہ توڑ کے رکھ دے گی۔

پاک فوج کسی کے خلاف جارحانہ عزائم نہیں رکھتی۔ ہمارے دستے تو دکھی انسانیت کی خدمت میں مصروف ہیں اور صومالیہ، کمبوڈیا اور کویت میں امدادی کارروائیاں سرانجام دے رہے ہیں۔ صومالیہ میں ہم نے قیمتی جانوں کی قربانی دی ہے۔ آیئے امید رکھیں اور دعا کریں کہ ہماری ان قربانیوں ہی سے اس جنگ زدہ مسلم ملک میں امن قائم ہوجائے اور وہاں کے عوام کے دکھوں کا مداوا ہوسکے۔

اپنے ملک میں ہم ہر ہنگامی صورتحال میں سول انتظامیہ کی مدد کرتے رہے ہیں۔ چاہے یہ قدرتی آفات کی وجہ سے پیدا ہوئی ہو یا امن و امان یا دیگر قومی مسائل کی وجہ سے ایک دفاعی قوت کی حیثیت سے، جو عوام کی خدمت کے لئے وقف ہے، ہم امن کے دنوں میں بھی اپنے فرائض کی بجا آوری کے لئے اسی طرح مستعد ہیں جیسے ہمیں جنگ کے دنوں میں ہونا چاہئے۔

آج کا دن، از سرنو یہ عہد کرنے کا دن ہے کہ ہم ان توقعات پر پورا اتریں گے جو قوم نے ہم سے وابستہ کی ہیں۔ ہم ہمہ وقت مستعد رہیں گے اور ضرورت پڑنے پر اپنے مشن کی تکمیل کے لئے سردھڑ کی بازی لگا دیں گے، چاہے جو بھی حالات ہوں اور اس کے لئے کتنی بڑی قربانی ہی کیوں نہ دینی پڑے ہم اپنے مقدس وطن کے دفاع کے لئے اپنی جانیں قربان کرنے سے دریغ نہیں کریں گے۔

ایڈمرل سعید ایم خان
چیف آف دی نیول سٹاف
کا پیغام

آج سے اٹھائیس برس قبل آج ہی کے دن ہماری بہادر اور جانباز سپاہ نے مکار دشمن کے اچانک حملے اور کھلی جارحیت کو پسپا کرنے میں تاریخی اور قابل تعریف کردار ادا کیا۔ دشمن کے ناپاک اور جارحانہ عزائم کو خاک میں ملانے کے لئے ہمارے جوانوں، سیلرز اور شاہینوں نے شجاعت کی ایسی داستانیں رقم کی ہیں جو رہتی دنیا تک یاد رکھی جائیں گی۔ اپنے سے کئی گنا بڑی فوج کو جو کہ بہتر ساز و سامان سے بھی لیس تھی کے ناپاک عزائم کو ہمارے جیالوں نے محض اپنے جذبہ ایمانی، پختہ یقین، پیشہ ورانہ مہارت، اعلیٰ تربیت اور بہتر قیادت کی بدولت ناکام بنا دیا۔ تاریخ اسلام ایسی مثالوں سے بھری پڑی ہے جہاں بحری جنگوں کے دوران مسلمانوں نے اپنے سے بڑے بحری بیڑے کو اپنی ذہانت، تدبر، جہاز رانی کے علوم پر مکمل عبور اور تکنیکی مہارت کے بل بوتے پر شکست فاش دی اگر کسی مسلمان کو اللہ تعالیٰ کی ذات پر مکمل یقین، اپنے آپ پر بھروسہ اور ملک کی سالمیت و دفاع عزیز ہو تو وہ ہر صورت میں فتح و نصرت سے ہمکنار ہوگا۔

آج ہم ان غازیوں اور شہیدوں کو سلام کرتے ہیں جنہوں نے دفاع وطن میں اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا تاکہ قوم اور آئندہ آنے والی نسلیں عزت و وقار کے ساتھ زندگیاں گزار سکیں۔ اور یہی ایک آزاد اور خود مختار ملک کے شہریوں کے شیان شان ہے۔ اگر ہم نے اپنے اسلاف کے شاندار کارناموں پر عمل کیا تو یقیناً کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔

ایئر چیف مارشل فاروق فیروز خان
سربراہ پاک فضائیہ
کا پیغام

ہماری تاریخ میں 6/ ستمبر کا دن بے مثال شجاعت اور عظیم فتح کی علامت بن چکا ہے۔ یہی وہ تاریخ ساز دن تھا جب ہماری بہادر بری، بحری اور ہوائی افواج کو ایک سفاک اور عیار دشمن کے زبردست چیلنج کا سامنا کرنا پڑا۔ اس موقع پر پاکستان کی مسلح افواج نے اپنے غیر متزلزل حوصلے اور قوم کے بھرپور تعاون سے نہ صرف دشمن کا مردانہ وار مقابلہ کیا بلکہ اس کے خطرناک عزائم اور فتح کے ناپاک ارادوں کو بھی خاک میں ملا دیا۔

آج کا دن ہم سے اس بات کا متقاضی ہے کہ ہم ان جانباز شہیدوں، اور غازیوں کو نذرانہ عقیدت پیش کریں جنہوں نے پاکستان کے تقدس کی حفاظت اور شجاعت کے کارنامے ہماری تاریخ میں ایک زریں باب کا اضافہ کرنے کے ساتھ ساتھ ہماری قوم کے ہر فرد بالخصوص مسلح افواج کیلئے تحریک کا باعث ہیں۔ قوم کے ان سپوتوں نے جو کارہائے نمایاں انجام دیئے اور روشن مثالیں قائم کیں ہم ان کی تقلید کو اپنے لئے باعث صد افتخار سمجھتے ہیں۔

آج کا یہ دن حملہ آوروں کی یلغار کے جواب میں قوم کو فیلڈ مارشل محمد ایوب خان کی یاد دلاتا ہے جس کی ایک آواز پر پوری قوم نے جذبہ حریت سے سرشار ہوکر لبیک کہا اور دشمن کی آتش فشانی قوت کو اپنی بے مثال جرات اور عزم و حوصلہ سے پسپا کر دیا۔ ایسے ہی تابناک لمحات کسی قوم کی تاریخ رقم کرتے ہیں۔ کٹھن حالات میں قومی جذبے کو ابھارنا اور اس کی نشوونما لیڈر شپ کا ایک اہم فریضہ ہوتا ہے اور جب ایک مرتبہ پوری قوم ملک و ملت کے دفاع کا بیڑا اٹھانے تو یہ ناممکن ہوجاتا ہے کہ دنیا کی کوئی بھی طاقت اس کے عزت و وقار کے ساتھ زندہ رہنے کے جذبے کو تہ تیغ کر سکے۔ ہمیں قوم کے تمام افراد پر فخر ہے اور ہم توقع کرتے ہیں کہ وقت آنے پر یہ ایسی ہی ناقابل تسخیر قوت ارادی اور بہادری کا مظاہرہ کریں گے جو 1965ء کی جنگ میں ہمارا طرہ امتیاز رہا تھا۔

آج کی اس منفرد صبح میں اپنے ہم وطنوں اور فوجی بھائیوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں اور انہیں یہ یقین دلانے میں خود کو حق بجانب سمجھتا ہوں کہ پاک فضائیہ ہر قسم کے خطرے کا سامنا کرنے اور ملک و قوم کی سلامتی اور خود مختاری کے تحفظ کے لئے ہر قیمت پر مستعد اور تیار ہے۔ ہماری فضائیہ کا ہر فرد اس کے فضائی دفاع کو مضبوط سے مضبوط تر بنانے میں شب و روز کوشاں ہے اور آئندہ بھی ہم یہ اہم فریضہ اسی جانفشانی اور لگن کے ساتھ انجام دیتے رہیں گے۔

آج کا یہ تاریخی دن پاکستانی قوم اور اس کی مسلح افواج سے اس بات کا بھی متقاضی ہے کہ وہ ماضی میں کئے گئے اپنے اس عزم کو دہرائیں گے کہ وہ پاکستان کو امن و خوشحالی کا گہوارہ بنائیں گے۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعاگو ہوں کہ وہ ہمیں پاکستان کو اسلام کا ایک ایسا ناقابل تسخیر قلعہ بنانے کی توفیق دے جو عوام کی امنگوں اور امیدوں کا محور و مرکز ہو۔ (آمین)

جنرل شمیم عالم خاں
چیئرمین جوائنٹ چیفس
آف سٹاف کمیٹی
کا پیغام

ملک کی سلامتی کا استحکام ہماری قومی ترجیحات میں ست ہے یوم دفاع پاکستان منانے کا مقصد اس اولین کو اجاگر کرنا ہے جو وطن کی سلامتی اور آزادی کے کو حاصل ہے۔

یہ دن مناتے ہوئے ہمیں خود کو روایتی سرگرمیوں اور تقریبات تک محدود نہیں کر دینا چاہئے۔ بلکہ ان عملی اقدامات کی طرف بھی توجہ دینی چاہئے جن کے ذریعے ہم دفاع کو ناقابل تسخیر بنا سکتے ہیں۔

ایک قوم کی حیثیت سے ہماری طاقت کے سرچشمے کیا ہیں؟ 65ء کی جنگ پر ایک نظر ڈالنے سے یہ بات واضح ہوجاتی ہے کہ اس کڑی آزمائش سے ہمارے سرخرو ہوکر نکلنے کا سبب نہ صرف ہمارے سپاہی، ملاحوں اور ہوابازوں کی غیر معمولی بہادری، جرات، استقامت اور پیشہ ورانہ مہارت تھی بلکہ عوام کا بے مثال اتحاد جوش و خروش، وطن سے محبت اور کسی قربانی سے منہ نہ موڑنے کا جذبہ بھی تھا جس کے سبب پوری قوم دشمن کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن گئی۔ قومی یکجہتی، ایثار اور آہنی عزم کے یہ عوامل اس وقت بروئے کار آئے جب ہمارے عوام تن من دھن سے دفاع وطن میں شریک ہوگئے۔ ان کی پرجوش عملی شرکت ہی سے ہم اس قابل ہوسکے کہ دشمن کے عزائم کو خاک میں ملا دیں۔ یہی اوصاف ہماری قوم کو قابل رشک قوت مدافعت عطا کرتے ہیں اور ہماری افواج اور عوام کا طرہ امتیاز ہیں۔ ان ہی کے سبب وہ امتحان کی گھڑی میں شجاعت و استقامت کی بلندیوں پر فائز نظر آتے ہیں۔

دفاع کو مزید موثر بنانے کیلئے ضروری ہے کہ ہم ایک ایسے ماحول کو فروغ دیں جس میں یہ تمام اوصاف آزادی سے پروان چڑھ سکیں اور پوری قوم اتحاد، نظم و ضبط اور احساسات و مفادات کے اشتراک کا عملی نمونہ بن کر ملک کی سلامتی کے استحکام کیلئے مسلسل کوشاں رہے۔

جہاں تک ہماری مسلح افواج کا تعلق ہے ان کی تمام توانائیاں اور کوششیں اس بات پر مرکوز ہیں کہ وہ اپنی پیشہ ورانہ صلاحیتوں کو جلا دیتی ہیں اور ایسی عسکری قوت پیدا کریں کہ دشمن کو جارحیت کا حوصلہ نہ ہو اور اگر وہ یہ غلطی کر بیٹھے تو اس کا سر کچل دیا جائے۔ ہم اپنی دفاعی صنعت کی ترقی کیلئے بھی مسلسل کوشاں ہیں تاکہ فوجی رسد کے بیرونی ذرائع پر انحصار کم سے کم کیا جاسکے اور وہ جلد سے جلد خود کفالت کی منزل پر پہنچ سکیں۔

آج جب ہم اپنے شہیدوں کو سلام اور اپنے غازیوں کو خراج عقیدت پیش کر رہے ہیں ہم اپنے اس عہد کی تجدید کرتے ہیں کہ ہم نہ اپنی کوششوں میں کوئی کمی ہونے دیں گے نہ اس مقصد کیلئے کسی قربانی سے دریغ کریں گے کہ کسی بھی خطرے کے مقابلے کیلئے بروقت سینہ سپر اور جارحیت کا منہ توڑ جواب دینے کیلئے پوری طرح تیار رہیں اور ملک کے دفاع کا مقدس فرض افواج پاکستان کی اعلیٰ ترین روایات کے عین مطابق ادا کریں۔

بقیہ : ص۵

لئے مہیا کرے گا۔ علاوہ ازیں ازبکستان آذربائیجان اور قزاقستان کے ساتھ سائنسی ثقافتی۔ تعلیمی۔ اور اقتصادی شعبوں میں تعاون کرنے کے متعلق معاہدات بھی ہوئے۔ یہ ابھی ابتدائی مثبت اقدامات ہیں لیکن باہمی تعاون کے سلسلہ میں ابھی بہت کچھ کرنا باقی ہے۔

استنبول کی کانفرنس میں ازبکستان کے صدر نے پاکستان کے سابق وزیر اعظم محمد نواز شریف کی توجہ اس علاقہ میں سڑکوں اور مواصلاتی نظام میں کمی کی طرف مبذول کرائی اور کہا کہ یہ مسائل آزاد تجارت اور دیگر علاقائی تبدیلیوں کی راہ میں حائل ہیں۔ اس ضمن میں انہوں نے اپنے ملک کے ساتھ تجارت کے لئے کراچی زاہدان رابطہ پیدا کرنے کی ضرورت کے متعلق دریافت کیا۔

یہ بات تسلی بخش ہے کہ قزاقستان کے صدر اور پاکستان کے سابق وزیر اعظم نے کاشغر قراقرم کراچی ہائی وے کی تعمیر کی ضرورت کو محسوس کیا اور کہا کہ اس سڑک کی تعمیر سے دونوں ملکوں کے مابین آزاد تجارت کے نئے راستے کھل جائیں گے۔ ازبکستان میں سونا نکالنے وہیکل بنانے اور روئی کی مصنوعات تیار کرنے کے بے شمار مواقع موجود ہیں۔ اس موقع پر ایران نے پاکستان کے ساتھ سرحدی تجارت ترکی کے اعلیٰ نمونہ کی بنیاد پر جاری رکھنے کی بھی تجویز پیش کی۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس تنظیم کی کامیابی اور کامرانی کے لئے علاقے میں استحکام اور امن کا قائم ہونا بہت ضروری ہے اس لئے یہ بات اشد ضروری ہے کہ تاجکستان اور افغانستان کا موجودہ سرحدی تنازعہ جلد ختم ہو اس سلسلہ میں روس اور پاکستان کابل اور دوشنبہ پر اپنا اثر و رسوخ اپنے بڑے فوائد کے پیش نظر پابندیوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے استعمال کر سکتے ہیں۔ آخر میں خدا تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس تنظیم کے اغراض و مقاصد کو پورا کرے تا ممبر ممالک ترقی و خوشحالی سے ہمکنار ہوں۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔

"یہ کبھی خیال مت کرو کہ تمہارے قلیل مال کی کوئی قیمت نہیں اگر تم اخلاص سے اللہ تعالیٰ کے راستہ میں ایک پیسہ بھی دیتے ہو تو وہ ان سونے کے پہاڑوں سے جو بغیر اخلاص کے دیئے جائیں زیادہ درجہ رکھتا ہے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم محمد اشرف جاوید صاحب ایک ہفتہ سے بعارضہ بخار بیمار ہیں۔ علاج جاری ہے۔

احباب ان کے لئے دعا کریں۔

نورالدین اکیڈمی میں یوم آزادی کی تقریب

۱۴/ اگست کو نورالدین اکیڈمی میں یوم آزادی جوش و خروش سے منایا گیا۔ تعطیلات کے باوجود اساتذہ اور بچے یوم آزادی منانے کے لئے جمع ہوئے۔ محترمہ ممتاز شاہین نے یوم آزادی کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور محترمہ مسز رفعت اقبال نے ارشادات قائداعظم سنائے۔ عزیزہ نائیلہ دیانت گروپ نے میرا وطن کے عنوان سے تقریر کی۔ سعدیہ دیانت گروپ نے ترانہ سنایا۔ اس کے بعد ایک کوئز پروگرام ہوا جس میں عدیل احمد اور رضوان احمد اول رہے اور رمیض احمد دوم آخر میں محترمہ رضیہ درد صاحبہ پرنسپل نے خطاب کیا۔ بچوں نے ان سے سوالات بھی کئے۔ دیانت گروپ کی سعدیہ نے پرنسپل صاحبہ کے خطاب کا خلاصہ اپنے الفاظ میں بیان کیا۔ آخر میں سب نے مل کر قومی ترانہ گایا پرنسپل صاحبہ نے دعا کرائی اور پھر مٹھائی تقسیم کی گئی۔

نصرت جہاں اکیڈمی کے طلباء کی میٹلتان سے جھیل مہودنڈ تک ٹریکنگ

امسال بھی خدا کے فضل سے "نصرت جہاں اکیڈمی" کے طلباء پر مشتمل ایک ٹیم جس میں جماعت ہفتم سے لیکر دہم تک کے طلباء شامل تھے وادی سوات کے تعلیمی و تفریحی ٹور کے لئے ۱۷/ جون ۱۹۹۳ء کو ربوہ سے روانہ ہوئی۔ ۳۵ طلباء پر مشتمل اس ٹیم کی رہنمائی کے لئے ادارہ کی جانب سے مکرم عبدالصمد قریشی صاحب مکرم امجد محمود ملک صاحب مکرم ملک ھود ایوب صاحب اور مکرم قاسم اسلام صاحب ہمراہ تھے۔ وادی کے مختلف حصوں مرغزار، مالم جبا، کالام اور اوشو سے ہوتے میٹلتان پہنچے وہاں پر ایک رات قیام کے بعد اگلے روز ٹریکنگ کرتے ہوئے وادی سوات کی مشہور جھیل مہودنڈ "جو کہ مچھلی جھیل کے نام سے بھی مشہور ہے" روانہ ہوئے۔ راستہ میں کچھ دیر کے لئے پلوغہ گاؤں میں رکے۔ اس گاؤں کے قریب ایک خوبصورت آبشار سے طلباء خوب لطف اندوز ہوئے۔ راستہ میں تین گلیشئرز عبور کرتے دن کے ۲ بجے جھیل مہودنڈ (بلندی تقریباً ۹۰۰۰ فٹ) پہنچے۔ رات ۸ بجے طلباء وہاں سے واپس میٹلتان پہنچ گئے۔ اس طرح تقریباً ۲۵ کلو میٹر کا فاصلہ بذریعہ ٹریکنگ طے کیا گیا۔ واپسی پر شانگلہ ٹاپ سے ہوتے ہوئے براستہ الپوری، بشام، تھاکوٹ، بٹگرام، مانسہرہ، ایبٹ آباد، نتھیا گلی، مری، راولپنڈی سے ہوتے ۲۵/ جون کو واپس اللہ کے فضل سے بخیریت ربوہ پہنچ گئے۔

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز-ربوہ

مسل نمبر ۲۹۱۶۴ میں

Mrs.Taty w/o IndiIbrahim

قوم پیشہ خانہ داری عمر ۵۲ سال بیعت ۱۹۷۸ء ساکن انڈونیشیا

JLN. MULIA NO. 8/61 BANDUNG(JABAR)

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹-۶-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(1) A house with land154sqr.mtr. valuing RP 10000000 (2) Haq mehr(dower)RP484000

اس وقت مجھے مبلغ 100000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ الامتہ

Mrs. Taty w/o Indi Ibrahim Indonesia

گواہ شد نمبر۱

Indi Ibrahim s/o Haetami Indonesia

گواہ شد نمبر۲

Etih Setia Sihriza s/o Cucu Wiraatmadja Indonesia

مسل نمبر ۲۹۱۶۵ میں

MRS. LELI SALVIA W/o AMIRHAMZAH

پیشہ پنشنر عمر ۷۵ سال بیعت ۱۹۵۸ء ساکن

Jln kembarbarv No 9 Bandung Jabar Indonesia

بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۱-۷-۹۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

1- Gold Ornament 175 grm valuing RP 3500000 2-A house with land located at Jln Kembar Baru No.9 Bandung (Jabar) Vualing RP 300000000 3- Haq mehr(dower)RP500000

اس وقت مجھے مبلغ ۸۰۰۰۰ روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاے۔ الامتہ

Mrs.LeliSalviaIndonesia

گواہ شد نمبر۱

Rd. Ridhoan Rd. Satib Indonesia

گواہ شد نمبر۲

Etih Setiasih Riza S/o Cvlv Indonesia

ایمان کا سرچشمہ اور اس کی ابتدا اللہ پر یقین سے شروع ہوتی ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الاول)

بقیہ : ص ۱

نے بعض حدیثوں کے مفہوم کو سمجھا نہیں اور غلط اعتراضات پیدا ہوئے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے دو اشخاص کی ہدایت کی دعا خاص طور پر اپنے رب سے کی تھی۔ ایک وہ جو ابو جہل کے نام سے مشہور ہوا اور ایک ان میں عمر رضی اللہ عنہ تھے۔ عمر رضی اللہ عنہ کے حق میں حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کی دعا مقبول ہوئی۔ اور بعض نادان یہ سمجھتے ہیں کہ ابو جہل کے حق میں مقبول نہیں ہوئی۔ اور گویا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک دعا نامقبول ہوئی۔ آپ کی دعا نامقبول نہیں ہوئی۔ یہ کلمہ گستاخی کا ہے بلکہ ابو جہل کا عمل نامقبول تھا اور اس عمل کی نامقبولیت تھی جو اس صورت میں ظاہر ہوئی کہ وہ جاہل کا جاہل مرگیا بلکہ ابو جہل ہو کے مرا۔ اس لئے جس کے حق میں دعا کی جاتی ہے اس کے عمل کی صداقت اس کی سچائی دعا کرنے والے کی دعاؤں کی مدد کر رہی ہوتی ہے۔

(فرمودہ ۶ جون ۱۹۸۶ء)

کوٹھی برائے فروخت

○ ربوہ محلہ ناصر آباد میں واقع امریکن ڈیزائن کے مطابق آر سی سی تعمیر کے ساتھ اپنی نوعیت کی واحد کوٹھی برائے فروخت ہے۔ خواہش مند احباب مزید تفصیلات محترم محمد رفیع خان صاحب

خان میڈیکل سٹور۔ اقصیٰ چوک۔ ربوہ سے حاصل کر سکتے ہیں۔

فرج - فریزر - کوکنگ رینج - گیزر واشنگ مشین - ہیٹر کے لئے

احمد برادرز

شہناز پلازا چاندنی چوک راولپنڈی فون - 420958 - 841045

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ: ۱۲- ستمبر- دن میں تیز دھوپ گرمی پیدا کرتی ہے- صبح اور رات کو ٹھنڈ ہو جاتی ہے

○ نگران وزیر اطلاعات مسٹر نثار میمن نے کہا ہے کہ نگران حکومت کا کام صرف انتخابات کرانا نہیں ہے لوگ ہمیں کہہ رہے ہیں کہ نگران اپنے قیام میں توسیع کردیں لیکن ہم نے ان پر واضع کردیا ہے کہ الیکشن مقررہ وقت پر کرائیں گے اور انتقال اقتدار میں ایک لمحہ کی بھی تاخیر نہیں ہوگی۔

○ بی بی سی نے جنرل آصف نواز کی موت سنکھیا کے زیر اثر ہونے پر اپنے سائنس یونٹ کی رپورٹ دیتے ہوئے کہا کہ سنکھیا کا اثر اتنی تیزی سے ہوتا ہے کہ کوئی شخص کنگھی بھی نہیں کرسکتا۔ البتہ تھوڑی تھوڑی مقدار میں دیئے جانے والے زہر کا اثر نظر آجاتا ہے۔

○ بی بی سی نے اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان حالیہ معاہدے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ فریقین نے ایک دوسرے کے حق کو تسلیم کرنے میں بڑی جذباتی جست لگائی ہے۔ فلسطین رہنما نے اپنے خط کے آخر میں خیر اندیش کے الفاظ لکھے ہیں جبکہ اسرائیلی رہنما نے ایسا نہیں کیا۔

○ پی ایل او نے امن سمجھوتے پر عمل درآمد کے لئے اقوام متحدہ سے فوجی امداد مانگ لی ہے۔

○ بزرگ ترقی پسند رہنما قسور گردیزی لاہور میں انتقال کرگئے وہ ملتان کی ایک مشہور و معروف سیاسی شخصیت تھے۔

○ بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کی برسی ملک بھر میں عقیدت و احترام سے منائی گئی۔

○ کراچی میں مختلف مقامات پر فائرنگ سے ۵۔ افراد ہلاک ہوگئے۔

○ حکومت جعلی کرنسی کے مافیا کے خلاف بھی کارروائی کررہی ہے۔ کراچی لاہور اسلام آباد اور دیگر شہروں میں جعلی کرنسی تیار کرنے والوں کے گروپ کام کررہے ہیں۔ حکومت کو اس بزنس میں ملوث ۷۰ بڑے لیڈروں کی لسٹ مل گئی ہے۔ اس گروہ میں ملوث بڑے بڑے لوگوں نے لاہور اور کراچی کے سٹاک ایکسچینجوں میں انتظامی عہدے سنبھال رکھے ہیں۔ بے نظیر اور نواز شریف دونوں حکومتیں سیاسی وجوہات کی بناء پر کارروائی نہ کرسکیں۔

○ ایگزٹ کنٹرول لسٹ نئے سرے سے تیار کرنے کا فیصلہ کرلیا گیا ہے۔ سیاسی اختلافات کا شکار ہونے والوں کے نام اسی لسٹ سے نکال دیئے جائیں گے۔

○ بلوچستان کے سیاسی رہنما اور مسلم لیگ زہری گروپ کے سربراہ نبی بخش زہری کے بیٹے نے مبینہ طور پر خودکشی کرلی ہے۔

○ مسلم لیگ اور دینی جماعتوں میں اتحاد و تعاون کے لئے پھر سے رابطے سرگرم ہو گئے ہیں۔ مختلف سیاسی حلقوں' کارکنوں' شہریوں کا خیال ہے کہ مسلم لیگ' اسلامک فرنٹ اور دینی جماعتوں کے ووٹ آپس میں تقسیم ہوئے تو فائدہ پیپلز پارٹی کو پہنچے گا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے سربراہ میاں نواز شریف نے بدین (سندھ) میں ایک بڑے جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ انتخابی نتائج جو بھی ہوں گے قبول کرلیں گے انہوں نے اپنے انتخابی نشان شیر کے حوالے سے کہا کہ یہ شیر' چوروں' پتھاریداروں' دہشت گردوں اور عوام دشمنوں کو کھاجائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بے نظیر نے سندھ کے عوام کو بھیڑ بکری سمجھ رکھا ہے۔ میں سندھ پر سے ان کا قبضہ ختم کراؤں گا۔ انہوں نے کہا کہ ہمارے اور پیپلز پارٹی کے دور کا موازنہ کیا جائے۔ انہوں نے کہا کہ اب شیر میدان میں آگیا ہے گیدڑوں کی خیر نہیں۔

○ محترمہ بے نظیر نے کہا ہے کہ اب تیر کمان سے نکل چکا ہے۔ اب دشمن بچ نہیں سکیں گے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ نواز شریف کے سندھ میں جلسوں میں اکثریت علیحدگی پسندوں کی ہوتی ہے۔ عوام ملک لوٹنے اور ملک کو بچانے والوں کے چہرے پہچان چکے ہیں۔ مہنگائی کے بوجھ سے نکالنے کا منصوبہ عوامی تائید رکھنے والی جماعت ہی پیش کرسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شہباز قلندر کی درگاہ پر میں دعا کرتی ہوں کہ اللہ تعالیٰ ہماری جماعت کو وفاق اور صوبوں میں کامیابی دے۔ انہوں نے کہا ہے کہ کراچی ایم کیو ایم جماعت اسلامی اور نواز شریف کا نہیں پیپلز پارٹی کا شہر ہے انہوں نے کہا کہ نواز شریف شیر نہیں گیدڑ ہے۔ ہم تیر سے شیر کا شکار کریں گے۔

○ جنرل آصف نواز کی میت دوبارہ معائنہ کے لئے قبر سے نکالنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

○ منشیات کے سمگلروں کے ٹھکانوں کا محاصرہ کرلیا گیا ہے۔ مختلف سرکاری ایجنسیوں کے اہلکار تعینات کردیئے گئے ہیں وائرلیس گاڑیاں گشت کررہی ہیں۔ روپوش سمگلروں کے قریبی ساتھیوں پر کڑی نظر رکھی جارہی ہے۔

○ قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ یاسر عرفات غدار ہے اس نے فلسطین کو فروخت کردیا ہے۔

○ چین کے وزیر اعظم نے کہا ہے کہ ہم امریکہ کے سامنے ہرگز نہیں جھکیں گے۔

○ ذمہ دار ذرائع نے بتایا ہے کہ نگران وزیر اعظم نے الیکشن کمشن کو تجویز پیش کی ہے کہ عام انتخابات کے بعد ایسے حلقوں میں دوبارہ ووٹ ڈلوائے جائیں جن میں ووٹنگ کی شرح ۲۰ فیصد سے کم ہو یا اتنی زیادہ تعداد میں بوگس ووٹ پکڑے گئے ہوں جس سے انتخابی نتائج متاثر ہونے کا امکان ہو۔ مبینہ طور پر الیکشن کمشن نے کہا ہے کہ اس بارے میں حکومت آرڈی ننس جاری کرے۔ اس صورت میں عام انتخابات کے باوجود اقتدار کی منتقلی میں چار ماہ کی تاخیر ہوسکتی ہے۔

○ بیماری کے ہاتھوں مجبور ہر کر نواز شریف کے اہم ساتھی ملک نعیم خان الیکشن سے دستبردار ہو گئے ہیں۔ جس کی وجہ سے یہ نشست نواز گروپ کے ہاتھ سے جاتی دکھائی دے رہی ہے۔

○ بیگم نصرت بھٹو نے اپنے چھوٹے داماد ناصر حسین کا ۷۰ کلفٹن کراچی میں داخلہ بند کردیا ہے۔ انہوں نے یہ قدم ناصر حسین کی طرف سے ایک پریس کانفرنس کے بعد اٹھایا ہے۔ جس میں انہوں نے بے نظیر بھٹو پر تنقید کی تھی۔

○ مرتضیٰ بھٹو نے کہا ہے کہ میں الیکشن سے پہلے وطن واپس آؤں گا۔ پیپلز پارٹی میں پھوٹ پڑتی ہے تو پڑے میں نے پارٹی کو متحد رکھنے کا ٹھیکہ نہیں لے رکھا۔

○ نگران حکومت نے الطاف حسین اور مرتضیٰ بھٹو کی وطن واپسی کی راہ میں حائل رکاوٹیں دور کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے دونوں کو وطن واپسی پر گرفتار کیا جائے گا اور پھر ضمانت پر رہائی ہوگی جس کا عرصہ انتخابی مہم کا عرصہ ہوگا۔ دونوں راہنماؤں پر مقدمہ چلانے کا فیصلہ اگلی حکومت پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

○ الطاف حسین نے مفاہمت کے لئے بے نظیر بھٹو سے رابطہ کرلیا ہے۔

○ بے نظیر نے کہا ہے کہ آصف نواز کی موت پر نواز شریف بہت خوش تھے ہم برسراقتدار آکر ان کے قتل کی تحقیقات کرائیں گے۔

○ موگادیشو میں پاک فوج پر پھر حملہ ہوا۔ ایک فوجی جوان شہید ہوگیا۔ اس کے علاوہ ۴۔ پاکستانی اور ۱۸ امریکی زخمی ہوئے۔

○ وائس آف امریکہ نے کہا ہے کہ بے کیف انتخابی مہم میں کوئی جوش و خروش پیدا نہیں ہو سکتا۔ بڑے جلسے کم ہو رہے ہیں بے نظیر کو جیتنے کی توقع ہے۔ نواز شریف کے پاس مسلم لیگ کا صرف ایک دھڑا ہے ہو سکتا ہے وہ ہار جائیں۔

○ فرقہ وارانہ جماعتوں پر پابندی کا آرڈی ننس تیار ہو گیا ہے۔

ہر قسم کے فریج- ڈیپ فریزر- ایئر کنڈیشنر خریدنے کے لئے ہمارے ہاں تشریف لائیں۔

نیشنل الیکٹرونکس

۱- لنک میکلوڈ روڈ لاہور

جودھا مل بلڈنگ - لاہور

فون: ۷۲۲۳۲۲۸ - ۳۵۷۳۰۹

بے اولاد

مردوں کیلئے کورس

SPERMATOZOA COURSE RS250/-

عورتوں کیلئے کورس

بانجھپن کورس STERILITY COURSE RS 130/-

اٹھرا کورس ATHRA COURSE RS125

تفصیلی لٹریچر مفت

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر رحیم ہومیو) کمپنی

رجسٹرڈ۔ ربوہ

فون: ۶۰۶ - ۷۷۱

ہر سائز کے

ڈش انٹینا

دستیاب ہیں نیز ہماری ترجیحات میں احباب جماعت کا مفاد ۸ فٹ کی جالی دار ڈش پر بہترین رزلٹ شامل ہے۔ بچت کا بہترین موقع ضائع نہ کریں

طاہر احمد محمود رحمت شرقی (ب)

راجیکی روڈ نزد بیت الراجیکی ربوہ